الحمد لله رب العالمين ○ والصلوة والسلام على سيد المرسلين ○ اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم○ بسم الله الرحمن الرحيم○

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الاخرو ذكر الله كثيرا (الاحزاب ٢١)

’’بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذی خلق الموت والحيوة ليبلوكم ايكم احسن عملا وهو العزيز الغفور (الملک: ٢)

’’اللہ تعالیٰ وہ بابرکت ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور وہ غالب ہے اور بخشنے والا ہے۔‘‘

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست فرمایا تا کہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی کسی نے مجھے یہ مسئلہ بتایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا (الدهر: ٣)

’’(کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو) اس کی راستے کی طرف راہنمائی بھی کر دی اب چاہے تو وہ شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کر لے۔‘‘

اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کر کے بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تا کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اس پر عمل محال یا مشکل ہے۔اس

لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا ہے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاء هم الهدی الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا قل لو کان فی الارض ملئکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیهم من السماء ملکا رسولا (الاسرا: ۹۵.۹۴)

''کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آ گئی ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں رہنے والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے۔''

لیکن چونکہ زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی طرف رسول اور نبی بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو وہ کھانے پینے، شادی بیاہ، خوشی غمی اور طہارت و غسل کے عوارضات سے دوچار نہ ہونے کی وجہ سے اسوہ نہ بن سکتا۔ کیونکہ انسان بتانے اور سنانے کی نسبت مشاہدہ سے جلد سمجھتا ہے اور اسے اختیار کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم یقین رکھتے ہو کہ قیامت کا دن قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے' تو پھر تمہارے لئے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں اس لئے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے وضو کس طرح کیا اس طرح وضو کریں۔ جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کی طرح سو جائیں اور بیدار ہو کر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علی ہذا القیاس

اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ کو مسائل پیش آتے ہیں ان تمام کا حل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نہ صرف نمونہ بیان کیا بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کیلئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے۔ مگر افسوس کہ عامۃ الناس آج اپنے معاملات میں سنت طریقہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور ہی ضرور کرنے ہیں۔ لیکن انہی کاموں کو اگر ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کے مستحق بھی ٹھہریں۔ مثلاً کھانا' پینا' کپڑے پہننا' بیت الخلاء جانا' غسل کرنا وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کو کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تھے عامۃ الناس کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا صرف ایک پہلو پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے اور کچھ لوگوں کو بائیں ہاتھ میں' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فاما من اوتی کتبہ بیمینہ فیقول هاؤم اقرءوا کتبیه ○ انی ظننت انی ملٰق حسابیه ○ فهو فی عیشة راضیة ○ فی جنة عالیة قطوفها دانیة ○ کلوا واشربوا هنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة ○ (الحاقۃ ۲۴۔۱۹)

"جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہ کہیں گے لوگوں آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہونے والا ہے۔ تو وہ شخص عیش میں راضی ہوگا۔ اونچی جنت میں جن کے پھل قریب ہوں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو"

تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی۔ بائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملئکته یصلون علی میامن الصفوف (ابوداؤد/۱۰۵' باب' من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراهیة التاخر)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نماز میں صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں"

اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل و انصاف کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان المقسطين عند الله على منابر من نورٍ عن يمين الرحمن عزوجل و كلتا يديه يمين الذين يعدلون فى حكمهم واهليهم وما ولوا (مسلم جلد۲/۱۲۱، باب فضیلت الامیر العادل کتاب الامارۃ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کا فرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل وعیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔"

اس حدیث سے دائیں جانب کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوتی ہے۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كان النبى يحب التيمن مااستطاع فى شانه كله فى طهوره وترجله وتنعله (بخاری، مسلم بحواله مشكوة ۱/۴۷، باب سنن الوضو)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں وضو کرتے وقت، کنگھی کرتے، اور اپنا جوتا پہنتے وقت

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ حتیٰ الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے وہاں بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ مثلاً استنجا کرتے وقت۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال نبى الله اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا (ابو دائود ۱/۶، باب كراهية مس الذكر باليمين فى الاستبراء - كتاب الطهارة)

"اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب

پانی پیے تو ایک ہی سانس میں نہ پیے۔"

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه و كانت يده اليسرى لخلائه وما كان من أذى (ابو داؤد ۱/۶ کتاب الطهارة)

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ استنجاء وصفائی کیلئے۔"

آمدم برسر مطلب: اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے تھے۔ تاکہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کر کے اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۱۔ کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا

کھانا کھاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کا حکم فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول الله قال اذا اكل احدكم فلياكل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه (مسلم ۱۷۲/۲ باب آداب الطعام والشراب واحکامہا۔ کتاب الاشربہ)

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔"

آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا پی رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روک دیتے۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

كنت فى حجر رسول الله فكانت يدى تطيش فى الصحفة فقال لى يا غلام سم الله و كل بيمينك و كل مما يليك (مسلم ۱۷۲/۲ کتاب الاشربہ)

"کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بچے اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔"

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تاکلو بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال (مسلم ۲/۱۷۲، کتاب الاشربہ)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے"

اور مسلم شریف ہی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ویشرب بشمالہ اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے اور حکم بھی۔

سوتے وقت داھنی کروٹ سونا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نا صرف کہ کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ سوتے وقت بھی دائیں کروٹ پر ہی لیٹتے اور اسی طرح سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم انی اسلمت وجھی الیک ......الخ (مسلم ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، کتاب الذکر والدعاء)

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر (سونے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو" (آگے آپ ﷺ نے مکمل دعا سکھائی جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا بیان کرنا مقصود ہے)

فجر کی سنتیں پڑھ کر داھنی جانب لیٹنا

رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹتے تو اس وقت بھی آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ لے کر ہی لیٹتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كان النبی اذا صلی ركعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن (بخاری ١٥٥/١ ، باب الضجعة علی الشق الایمن بعد ركعتی الفجر، كتاب التهجد)

"رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔"

بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں۔ مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی دوسری نشست میں کریں گے یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

غسل میں پانی سر کے داہنی جانب ڈالنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا غتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بكفه بدأ بشق راسه الایمن ثم الایسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما علی راسه (مسلم ١٤٧/١، باب صفة غسل الجنابة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو وہ دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے پانی لے کر اپنے سر کی داہنی جانب ڈالتے پھر بائیں جانب، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر پھیرتے۔

وضو کرتے وقت داہنی جانب کا لحاظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھتے۔

امیر المومنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثم غسل يده اليمنیٰ الی المرفق ثلاث مرات ثم غسل يده اليسری مثل ذالک ثم مسح براسه ثم غسل رجله اليمنیٰ الی الكعبين ثلاث مرات ثم

غسل الیسری مثل ذالک (مسلم ۱/۱۲۰، باب صفۃ الوضوء و کمالہ کتاب الطہارۃ)

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں ہاتھ کو دھوتے پھر مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھوتے۔"

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت اپنے دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور آخر تک دائیں جانب ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ اذا لبستم واذا توضاتم فابدءو بایامنکم (مسند احمد، ابو داؤد، بحوالہ مشکوۃ ۱/۴۷ باب سنن الوضوء)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔"

لباس پہنتے وقت دائیں جانب کو ترجیح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کرتے۔ فرمان محمدیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا لبس قمیصا بدا بمیامنہ (ترمذی ۱/۳۰۶ باب ماجاء فی القمص ابواب اللباس)

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔"

اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی جب لباس پہنیں وہ قمیص ہو یا شلوار، بنیان، سویٹر، جرسی ہو یا جیکٹ وغیرہ اپنی دائیں جانب سے پہننا شروع کریں اور جب اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ مبارک ہے۔

جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر کام کو دائیں جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ

کنگھی کرنا اور جوتا پہننا بھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

کان النبی یعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شانه کله (بخاری ۲۹/۱ 'باب التیمن فی الوضوء والغسل 'کتاب الوضوء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا انتعل احد کم فلیبدا بالیمین واذا نزع فلیبدا بالشمال (مسلم ۱۹۷/۲' باب استحباب لبس النعال فی الیمنی" ترمذی ۲۱۰/۱' ابواب اللباس باب ماجاء بای رجل یبدأ)

"کہ بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو وہ دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے" تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں اور اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں۔

حجامت بنواتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجامت بنواتے تو دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع کرتے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله اتی منافاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی و نحرثم قال للحلاق خذوا شار الی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس (مسلم ۴۲۱/۱' کتاب الحج)

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں آئے تو جمرہ کے پاس پہنچ کر اس کو کنکریاں ماریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی جگہ خیمے میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے (حجام) سے کہا لو یہاں سے پکڑو (کاٹو شروع کرو) اور اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا۔ پھر بائیں جانب' پھر آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے وہ بال لوگوں کو دے دیئے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال کٹوانے شروع کرنا چاہئیں۔ بعض لوگوں نے تو شاید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی قسم اٹھائی ہے۔ کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہی کرنا ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ حجام کی دائیں جانب ہونی چاہئے۔ حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں۔ حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت بنواتے وقت حجام کو اپنے سر کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی داہنی جانب کو ترجیح دینی چاہئے۔

میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

جس طرح خود آدمی کو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے خواہ مردہ ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ حیث امرھا ان تغسل ابنتہ قال لھا ابد ان بمیامنھا و مواضع الوضوء منھا (مسلم ۱/۳۰۵، کتاب الجنائز)

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی دائیں جانب اور وضو والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرد۔"

کسی کو چیز پکڑاتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رکھنا

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔ اس کیلئے حدیث میں کئی مواقع بیان کئے گئے ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کئے گئے ہیں۔ ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی داہنی جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہئے۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معاملات میں بھی عام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس فرماتے ہیں:

حلبت لرسول الله ﷺ شاة داجن و شيب لبنها بماء من البئر التي في دار انس فاعطى رسول الله ﷺ القدح فشرب و على يساره ابوبكر و عن يمينه اعرابي فقال عمر اعط ابا بكريا رسول الله ﷺ فاعطى الا عرابي الذي عن يمينه ثم قال الايمن فا الا يمن وفي رواية الايمنون الايمنون الافيمنوا (بخاری' مسلم بحواله مشكوٰة ٢/ ٣٧١' كتاب الاشربه)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری کا دودھ دھویا گیا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں کا پانی ملایا گیا۔ پھر ایک پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیجئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اپنی دائیں جانب والے دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے (یعنی وہ زیادہ حقدار ہیں) خبردار تم بھی دائیں جانب سے آغاز کیا کرو یا دائیں جانب والوں کا لحاظ رکھا کرو۔"

برادران اسلام!

مذکورہ بالا ساری بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ دائیں جانب کی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہت بڑی عظمت و فضیلت اور اہمیت ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناتے ہوئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں پئیں' مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں' کپڑے اور جوتا پہنتے وقت داہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور اتارتے وقت بائیں جانب اتاریں۔

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے حتیٰ کہ کسی سے لین دین کرتے وقت بھی چیز دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے حکم اور امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت اور محبوب طریقے کے مطابق گزریں۔ آمین